اثباتِ اعادہ رُوح

میت کے جسم میں رُوح کے اعادہ کا اثبات اور
ڈاکٹر مسعود عثمانی صاحب کے اعتراضات کا

عِلمی و تحقیقی جواب

تالیف

عاصم بن عبد اللہ آل معمر القریوتی

ترجمہ از عربی :- ارشد حسن ثاقب

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جویائے راہ کے نام

میں اپنی اس حقیر کاوش کو ان متلاشیانِ حق
کے نام کرتا ہوں جو کتاب وسنت کی روشنی میں
منزلِ ہدایت کی طرف رواں دواں ہیں۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتذار

اس کتابچے کا ترجمہ برادرم مولانا حافظ عبدالشکور فیصل آبادی نے کیا تھا جزاہ اللہ خیرا لیکن اس کے بعض اجزا میرے پاس سے گم ہو گئے جس کی وجہ سے دوسری مرتبہ ترجمہ کرانے کی ضرورت پیش آئی۔

1541

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۝ أَمَّا بَعْدُ

ڈاکٹر مسعود عثمانی صاحب کی کتاب "یہ قبریں یہ آستانے" نظر سے گزری۔ جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نکیرین (منکر نکیر) کے سوالات کے وقت مردے کے جسم میں دوبارہ روح ڈالے جانے کے سلسلے میں آنے والی روایات صحیح نہیں ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب مذکور نے حضرت براء بن عازب کی روایت کو بھی رد کیا ہے۔ اور اس حدیث کے دو راویوں "منہال بن عمرو" اور "زاذان" کو مطعون کر کے اس حدیث کو رد کرنے کی راہ نکالی ہے۔

جب میں نے یہ محسوس کیا کہ ان کا کلام حق کے خلاف اور اسلاف امت کے مسلک سے یکسر علیحدہ ہے تو میں نے اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے باوصف حق کی وضاحت اور اس کے دفاع کیلئے کمر ہمت کسی اور جب کہ میں نے اس کتاب میں ایک عظیم فتنہ محسوس کیا۔ جو بعض جویانِ راہِ ہدایت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالبانِ علم کیلئے مقترت رساں ہو سکتا تھا تو میں نے استخارہ کیا اور جواب لکھنا شروع کیا۔

میں نے اس مضمون کو مندرجہ ذیل ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ بابِ اوّل : بلا دلیل تکفیر کرنے کے نقصانات۔

۲۔ بابِ دوم : حدیث براء بن عازب کی تخریج، اس کی صحت کا بیان اور اس کی بعض اسناد اور روایات۔

۳۔ بابِ سوم : نکیرین کے سوالات کے وقت جسم میں روح کے لوٹائے جانے کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے اور اس موضوع پر کئے جانے والے بعض شبہات کا جواب۔

۴۔ ڈاکٹر عثمانی صاحب کی علمی خیانتوں اور راویانِ حدیث کے تراجم رحالات سے موصوف کی بے خبری کا بیان۔

۵۔ خاتمہ۔

وباللہ وحدہ نستعین والحمد للہ رب العالمین

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ

عاصم بن عبداللہ آل معمر القریوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

بلا دلیل تکفیر کرنے کے نقصانات

ڈاکٹر عثمانی صاحب کے رسائل سے اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ مختلف مواقع پر ہونے والی گفتگو سے یہ محسوس ہوا ہے کہ یہ حضرات تکفیر (کفر کا فتویٰ صادر کرنے) میں بہت غلو سے کام لیتے ہیں۔ اور ان ائمہ اسلاف کا استہزاء و تمسخر تو ان کے ہاں معمول بن چکا ہے۔ جن کی امانت و دینداری، تقویٰ و طہارت، حسنِ سیرۃ اور صحتِ اعتقاد پر پورا عالمِ اسلام شاہد ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے۔ کہ ان حضرات سے جو کوئی بھی اختلاف رائے کرے اس پر فوراً کفر کا فتویٰ داغ دیتے ہیں۔ اگرچہ وہاں اختلاف اور اجتہاد کا موقع کیوں نہ ہو۔ لیکن ان حضرات کے نزدیک تکفیر کیلئے اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ دوسرا شخص ان سے علیحدہ اور مختلف رائے رکھتا ہے۔ اس سنگین صورت حال کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ ضروری سمجھا کہ اپنے ان بھائیوں کے سامنے تکفیر سے مترتب اور متفرع ہونے والے اثرات و نقصانات پیش کروں یہاں چند امور ذکر کرتا ہوں جو کسی شخص پر کفر کا فتویٰ لگانے سے متفرع ہوتے ہیں:

(۱) ایسے شخص کی بیوی کیلئے اس کے ساتھ رہنا جائز نہیں اور اس سے اس کی بیوی کو علیحدہ کر دینا واجب ہے کیونکہ باجماعِ امت مومنہ عورت کافر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح میں نہیں رہ سکتی۔

۲۔ ایسا شخص اسلامی معاشرے کے حق ولایت ونصرت سے محروم کردیا جائیگا۔ کیونکہ وہ کفر کی وجہ سے اسلامی معاشرے سے نکل چکا ہے اور اپنے کفر کے ذریعہ اس نے اسلامی معاشرے کے خلاف بغاوت کی ہے۔

۳۔ چونکہ وہ اسلام لانے کے بعد کافر ہوا ہے۔ لہٰذا اس کا مقدمہ عدالت میں لے جایا جائے گا۔ تاکہ اس پر شریعت کے مطابق مرتد کے احکام جاری کئے جائیں۔

۴۔ جب وہ مر جائے گا تو اس پر مسلمانوں کے احکام جاری نہ ہوں گے نہ اُسے غسل دیا جائیگا۔ اور نہ ہی اس کی وراثت اس کے مسلمان رشتہ داروں کو مل سکے گی۔

۵۔ اسی کفریہ حالت میں مرجانے کی صورت میں اللہ کی لعنت (اور اس کی رحمت سے دُوری) کا مستحق ہوگا اور جہنم اس کا ابدی ٹھکانہ ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(ماخوذ از ظاهرة التكفير مؤلفہ الشیخ القرضاوی)

چونکہ تکفیر کا مسئلہ انتہائی پرخطر ہے اور اس پر مندرجہ بالا تمام مسائل متفرع ہوتے ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے: تاکہ ہم مسلمانوں کو ان کے دین سے خارج نہ کر بیٹھیں یا حدیث کی رُو سے (کہ جس نے اپنے بھائی کو یا کافر کہہ کر پکارا تو یہ کلمہ کفر ان میں سے کسی ایک کی طرف لوٹے گا) کہیں خود حلقہ کفر میں داخل نہ ہو جائیں۔

یہ ہمارا ہمدردانہ مشورہ اور مخلصانہ نصیحت ہے۔ (فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

حدیث براء بن عازب کی تخریج، اس کی صحت کا بیان اور اس کی بعض دیگر اسنادوں کا ذکر:

(.......فتعاد روحه في جسده قال: فانه يسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه مدبرين.) اس حدیث کی مختلف روایات اور کثیر طرق (اسناد) ہیں جیسا کہ قرطبیؒ نے تذکرہ (ق ۸۴/۲) میں ذکر کیا ہے اور ابن قیمؒ نے روح ص۴۶ میں اور سیوطیؒ نے شرح الصدور میں نقل کیا ہے۔ ...... مستقل تصنیف میں اس کے مختلف طرق کو جمع کیا ہے جو قارئین کے استفادہ کے لئے ہم پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو سنن ابو داؤد (ص۲۸۱ جلد ۲) مستدرک حاکم (ص۳۷ اور ۴۰ ج ۱) مسند ابو داؤد الطیالسی (ص۵۳) الآجری فی الشریعۃ (ص۳۶۷ تا ۳۷۰) مسند امام احمد (جلد ۴ صفحہ نمبر ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۹۰، ۲۹۶) سنن نسائی (ص۲۸۲ جلد ۱) سنن ابن ماجہ (ص۴۶۹-۴۷۰ جلد ۱)، البیھقی فی شعب الایمان (ص۲۸۱ جلد ۱)، صحیح ابن حبان، صحیح ابو عوانہ الاسفرائینی، شرح العقیدۃ الطحاویہ ص۴۴۹)

اس حدیث کی صحت کے قائلین

۱۔ الحافظ الحاکم فرماتے ہیں صحیح علی شرط الشیخین کہ یہ روایت صحیح ہے اور امام بخاری اور امام مسلم کی شرط اور معیار کے مطابق ہے (ص۳۷ تا ۴۰ جلد ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ الحافظ الذہبی: انھوں نے حاکم کی مذکورہ بالا تصحیح کی تائید کی۔

۳۔ حافظ ابن القیم: اعلام الموقعین ص۲۱۴ جلد ۱، تہذیب السنن ص۳۳۷ جلد ۴۔

۴۔ حافظ ابونعیم: ابن القیم نے ان کا قول مذکورہ بالا حوالے میں نقل کیا ہے۔

۵۔ حافظ بیہقی: شعب الایمان ص۲۸۱ جلد ۱۔

۶۔ الشیخ محمد ناصر الدین الالبانی: انھوں نے حافظ ذہبی اور حاکم کی اس حدیث کو صحیح قرار دینے میں تائید کی اور فرمایا کہ ھو کما قالا کہ یہ ویسی ہی ہے جیسے مذکورہ ہر دو بزرگوں نے فرمایا ہے یعنی شیخین کے معیار کے مطابق اور صحیح ہے۔ (احکام الجنائز ص۱۵۶)

ان کے علاوہ دیگر ائمہ ہدیٰ بھی اس کے قائل ہیں۔

حدیث براء کے ضعف کے قائلین

۱۔ ابن حزم: الملل والنحل ص۶۷-۶۸ جلد ۴۔

انھوں نے اس حدیث کو حضرت منہال بن عمرو کے تفرد کی وجہ سے ضعیف قرار دیا اور کہا کہ منہال ثقہ راوی نہیں ہے۔

جواب: آگے چل کر یہ ثابت کیا جائے گا کہ منہال بن عمرو ثقہ ہے (فصل چہارم ملاحظہ ہو) اور چونکہ وہ ثقہ ہے اس لئے اس کا تفرد اس حدیث کو ضعیف قرار دینے کیلئے کافی نہیں ہے۔ نیز یہ کہ تفرد کا قول سرے سے غلط ہے اس حدیث کو اور راویوں نے بھی نقل کیا ہے اور منہال کی تائید کی ہے۔

۲۔ ابوحاتم بن حبان: انھوں نے حدیث کو اس بنا پر ضعیف قرار دیا ہے کہ زاذان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سماع حضرت براء بن عازب سے ثابت نہیں ہے۔

اس کا جواب: ابن القیم نے یہ دیا ہے کہ زاذان کا حضرت براء سے سماع ثابت ہے۔ اور خود اس کے الفاظ ہیں سمعت البراء بن عازب (میں نے براء بن عازب سے سنا) الوعوانہ لاسفرائینی نے بھی یہ نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو ابن القیم کی تہذیب السنن ص ۳۳۷ جلد ۴۔

نکیرین کے سوالات کے وقت روح کے لوٹانے کے متعلق حضرت براء بن عازب سے مروی حدیث کے زاذان اور منہال کے علاوہ دیگر طرق!

(۱) حافظ ابو عبداللہ بن مندہ اپنی کتاب "الروح والنفس" میں فرماتے ہیں نیز ابن القیم کی الروح ص ۴۹ میں ہے:

۱۔ اخبرنا محمد بن یعقوب بن یوسف حدثنا محمد بن اسحٰق الصغار انبأنا ابو النضر هاشم بن القاسم حدثنا عیسٰی بن المسیّب عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی جنازة رجل من الانصار فذکر الحدیث وفیه ان الارواح تعاد الی القبور وان الملکین یجلسان المیت وینطقانه

۲۔ پھر ابن مندہ اسی حدیث کو دوسرے طریق سے روایت کرتے ہیں محمد بن سلمة عن خصیف عن مجاهد عن البراء بن عازب قال کنا فی جنازة رجل: ..... فذکر الحدیث۔

ان دونوں روایات میں منہال اور زاذان کا واسطہ نہیں ہے لہٰذا ان دو راویوں کے مطعون ہونے سے اس حدیث کے ضعیف ہونے کا استدلال باطل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا۔

کیونکہ اس حدیث کو ان کے علاوہ دوسرے راوی بھی روایت کر رہے ہیں۔
اس بنیاد کے معدوم ہوجانے کے بعد اس پر تعمیر کردہ کچ نکری کی ساری عمارت
ازخود زمین بوس ہوجاتی ہے۔

اعادۂ روح کے موضوع پر حضرت ابوہریرہ کی روایت جو اسناد متصل
صحیح کے ساتھ علی شرط الشیخین مروی ہے۔

ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ اپنی سنن (ص ۵۶۶ جلد ۲ مع حاشیہ السندی) میں
فرماتے ہیں:

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ ثنا شبابۃ عن ابن ابی ذئب عن محمد بن
عمرو بن عطاء بن سعید بن یسار عن ابی ھریرۃ ان المیت تحضرہ الملائکہ
.... الحدیث

اس حدیث میں روح کے قبر میں دوبارہ لوٹائے جانے کا واضح ذکر موجود ہے۔

میں کہتا ہوں:

یہ سند صحیح، متصل اور علی شرط الشیخین ہے علامہ بوصیری اس کے بارے میں
فرماتے ہیں اسنادہٗ صحیح رجالہٗ ثقات اور حافظ ابونعیم فرماتے ہیں:۔
ھٰذا حدیث متفق علیٰ عدالۃ ناقلیہ اس حدیث کے ناقلین کی عدالت
پر اُمت کا اتفاق ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی اور مختلف اسانید سے
ثابت ہے اور ہر سند دوسری سے بڑھ کر ہے۔ والحمد للہ علیٰ توفیقہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

فرشتوں کے سوال وجواب کے وقت روح کے لوٹائے جانے کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے۔

علامہ ابن ابی العز الحنفی رحمۃ اللہ اپنی عظیم کتاب شرح العقیدہ الطحاویہ ص۴۵۰ میں حضرت براء بن عازب کی پوری حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں (وذهب الی موجب هذا الحدیث جمیع اهل السنة والجماعة) کہ اس حدیث میں بیان کردہ مسئلے پر تمام اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے۔

علامہ موصوف ص۴۵۱ پر مزید فرماتے ہیں:

قبر میں سوال صرف روح سے نہیں ہوگا جیسے ابن حزم وغیرہ کا قول ہے نیز ان لوگوں کا قول بھی باطل ہے جو کہتے ہیں کہ سوال صرف بدن سے روح کے بغیر ہوگا۔ صحیح احادیث ان دونوں اقوال کی تردید کرتی ہیں اور اسی طرح عذابِ قبر بھی باتفاق اہل سنۃ والجماعۃ روح اور بدن دونوں کو ہوتا ہے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم شریف کی شرح ص۲۰۱ جلد-۱۷ میں رقم طراز ہیں (وان المعذب عند اهل السنة الجسد بعینه او بعضه بعد اعادة الروح الیه او الی جزء منه وخالف فی ذالك محمد بن جریر وعبد الله بن کرام وطائفة فقالوا لا یشترط اعادة الروح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اہل السنۃ والجماعت نے نزدیک عذاب پورے یا بعض جسم کو ہوتا ہے جب کہ سارے جسم میں یا اس مخصوص حصے میں دوبارہ روح ڈال دی جاتی ہے۔ اس میں محمد بن جریر، عبداللہ بن کرام اور ایک جماعت نے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ روح کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔

کتب احادیث کا مطالعہ کرنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر، نعیم قبر، اور نکیرین کے سوال وجواب کے بارے میں تواتر کے ساتھ احادیث وارد ہیں۔ ان احادیثِ متواترہ کی روشنی میں ان تینوں چیزوں کے ثبوت پر ایمان واعتقاد واجب ہے۔ لیکن ان کی کیفیت کے بارے میں حتمی کلام نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ عقلِ انسانی ان کی کیفیت سے پوری طرح آگاہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ انسانی عقل برزخ کے احوال وواردات سے قطعی ناآشنا ہے۔ اور برزخ کا دائرہ اس کی دسترس سے باہر ہے۔ اس لئے برزخی معاملات میں عقل کوئی رائے قائم کرنے سے معذور ہے اور یہاں یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ شریعت ایسے احکام یا افکار پیش نہیں کرتی جو عقلی طور پر محال ہوں البتہ بعض احکام یا افکار ایسے ضرور ہوتے ہیں جو عقلِ محدود کے دائرۂ فکر سے بالا اور اس کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں۔ دہاں اگر عقل تھک ہار کر بیٹھ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ محال ہے ایسے ہی بعض امور سطحی عقول سے متصادم بھی نظر آتے ہیں اور یہاں پر روح کا دوبارہ جسم میں ڈالا جانا اس انداز میں نہیں بتلایا جارہا جس انداز میں اس دنیا کے اندر روح کا رشتہ بدن کے ساتھ قائم ہے (جس رشتے کی وجہ سے روح بدن کو زندہ اور متحرک رکھتی ہے اور جس کی وجہ سے بدن کھانے پینے اور دیگر اشیاء کا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محتاج ہوتا ہے) بلکہ اب اس کا اعادہ دنیا کے انداز سے مختلف ہوگا اور اس غرض سے ہوگا کہ متوفی سے سوال وجواب کیا جائے اور قبر میں اس کا امتحان لیا جائے۔ یہ اعتقاد حق ہے اور اس سے انکار سراسر خطا ہے۔

اعادہ روح کا لفظ سن کر چونکہ فوری طور پر بعض اذہان روح وبدن کے دنیوی تعلق کا تصور قائم کر لیتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرنے لگ جاتے ہیں اس لئے یہاں ہم یہ بتلانا بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ روح کا بدن کیساتھ پانچ قسم کا تعلق ہے اور ہر تعلق کا علیحدہ حکم ہے۔

(۱) روح کا بدن سے تعلق، جبکہ وہ ماں کے پیٹ میں "جنین" ہوتا ہے۔

(۲) روح کا بدن سے تعلق، دنیا میں آجانے کے بعد۔

(۳) روح کا بدن سے تعلق، نیند کی حالت میں کیونکہ نیند میں روح کا ایک گونہ تعلق اور ایک گونہ انقطاع ہوتا ہے۔

(۴) روح کا بدن کے ساتھ برزخ میں تعلق، روح کے جسم سے علیحدہ ہوجانے کے بعد بھی اس کا جسم سے ایک گونہ تعلق باقی رہتا ہے واگرچہ اس تعلق کی وجہ سے بدن کو دنیوی زندگی حاصل نہیں ہوسکتی، یہی برزخی زندگی ہے۔ جس کا ادراک نہیں کیا جاسکتا۔

(۵) روح کا بدن سے تعلق قیامت کے دن، روح وبدن کا یہ سب سے کامل تعلق ہے اس سے قبل جسم اور روح کے تعلق کی جتنی اقسام گزری ہیں۔ ان کا اس قسم سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ ایسا تعلق ہے جس کے قائم ہوجانے کے بعد نہ موت آئے گی نہ نیند نہ فساد اور خرابی، اور نیند بھی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت ہی کی ایک جھلک ہوتی ہے۔ روح اور بدن کے تعلق کی مذکورہ بالا انواع پر غور و فکر کرنے سے اس قسم کے بے شمار اشکالات ازخود حل ہو جائیں گے۔

ملاحظہ ہو: الروح ۴۳-۴۴، شرح العقیدہ الطحاویہ ۴۵۱

محترم قارئین! گزشتہ سطور سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ میت کے جسم میں روح کے دوبارہ ڈالے جانے کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے اور یہ اہل تشیع کا انفرادی عقیدہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے لکھا ہے آپ قرآن و سنت کی روشنی میں ثابت ہونے والے افکار و احکام کی اتباع کریں کہ اسلام کے یہی دو بنیادی ماخذ ہیں اور اہل السنت والجماعت اس جماعت حقہ کا نام ہے۔ جس کا ساتھ دینے والا کبھی راہ ہدایت سے بھٹک نہیں سکتا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی قرآن و سنت کی روشنی میں ثابت شدہ نظریات اور امت مسلمہ کے مسلمہ عقائد سے انکار کر کے امت سے علیحدہ راہیں تلاش نہ کریں۔

شبہات اور ان کے جوابات

پہلا شبہ یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ جن اشخاص کو درندوں کے چیر پھاڑ کھایا ہو یا جل کر خاکستر ہو گئے ہوں اور ان کے ذرے ہوا میں بکھر گئے ہوں یا جو سمندر میں غرق ہو گئے ہوں یا جن کا جسم کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہو تو ان کا اعادہ روح کیسے ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب یہ ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ مذکورہ بالا مُردوں کی معروف قبر نہیں ہوگی۔ لیکن اس صورت میں بھی عذاب (اگر وہ مستحقِ عذاب ہوئے) ان کے جسم اور روح دونوں کو ہوگا جیسے عام قبریں دفن ہونے والوں کو ہوگا۔ اور احادیث میں جو پسلیوں کے ایک دوسرے میں داخل ہوجانے کا ذکر آتا ہے۔ اس پر ہمارا ایمان ہے لیکن ہم اس کی کیفیت کو نہیں جانتے۔ یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ قبر کا عذاب اور راحت و آسائش دنیا کے عذاب و راحت سے یکسر مختلف ہے۔ ان کا انداز بھی مختلف ہے چنانچہ اگر دو آدمیوں کو پہلو بہ پہلو دفن کر دیا جائے تو عین ممکن ہے کہ ایک جہنم کے عذاب میں مبتلا ہو اور دوسرا جنت کی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہو رہا ہو نہ ایک کا عذاب دوسرے کے لئے باعثِ آزار بنے نہ دوسرے کی راحت و آسائش اس کے لئے موجبِ فرحت ہے۔ دونوں کا اپنا اپنا معاملہ ہے۔ بظاہر جسم ایک ساتھ ہیں لیکن انجام مختلف ہے اور چونکہ عذاب و انعام کی کیفیت عالم برزخ میں دنیوی عذاب و انعام کی کیفیت سے مختلف النوع ہے۔ اس لئے ایک کا دوسرے پر کوئی اثر نہیں۔ یہ قدرتِ خداوندی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔ اس کی قدرت تو اس سے کہیں بالا و برتر ہے لیکن لوگ ہیں کہ ان چیزوں کا انکار کرنے کا تہیہ کئے بیٹھے جن کی تفصیلی کیفیت کا ادراک تک نہیں رکھتے۔ ملاحظہ ہو العقیدہ الطحاویہ ص ۴۵۲

اس کیفیت کو سمجھنے کے لئے اس دنیا میں ہی اس کی نظیر قائم کر دی گئی تاکہ سطحی ذہن کے لوگ اسے مستبعد اور محال نہ قرار دے دیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی نیند میں اچھا خواب دیکھ رہا ہے اور اس خواب سے محظوظ بھی ہو رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔یا کوئی بہت ڈراؤنا خواب دیکھ رہا ہے کسی شدید مصیبت میں مبتلا ہے اور خواب میں گریہ زاری کر رہا ہے لیکن ان کے پاس ہی بیٹھا ہوا شخص نہ ایک کی لطف اندوزی سے محظوظ ہو سکتا ہے اور نہ دوسرے کی گریہ زاری پہ مطلع ۔

دوسرا شبہ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اعادۂ روح کا عقیدہ قرآن کریم کی آیت "ومن ورائهم برزخٌ الى يوم يُبعثون" اور "ربنا امتّنا اثنتين واحييتنا اثنتين" کے ساتھ متصادم ہے ۔

جواب یہ ہے کہ روح کے اعادہ کا تعلق برزخی احوال سے ہے اور یہ اعادہ عام دنیوی تعلق سے مختلف کیفیت کے ساتھ ہے اور برزخ سے دنیا اور آخرت کے درمیان جو عرصہ حائل ہے وہ مراد ہے جیسا کہ حضرت مجاہدؒ کا قول ہے جسے علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر ص۲۵٦ جلد ۳ میں نقل کیا ہے تو اس عقیدے کا اس آیت سے تو تعارض نہ ہوا ۔ دوسری آیت جس میں اہل جہنم سے حکایتاً ذکر آیا ہے (ربنا امتّنا اثنتين واحييتنا اثنتين) تو اس کی تفسیر وہی معتبر ہے جو اسلافِ امت رضی اللہ عنہم نے کی ۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آیت کا مفہوم بالکل وہی ہے جو سورۂ بقرہ کی آیت (وكنتم امواتاً فاحياكم ثمّ يميتكم ثمّ يحييكم ثم اليه ترجعون) کا ہے اس روایت کو ابن جریر نے اپنی تفسیر (ص۳۱ جلد ۲۴) میں نقل کیا ہے ۔ نیز حاکم نے مستدرک (ص۴۳۷ جلد ۲) نقل کیا اور فرمایا کہ صحیح علیٰ شرط الشیخین اور امام ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے ۔ نیز علامہ سیوطی نے درِّ منثور (ص۳۴۷ جلد ۵) میں مزید اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے کہ (كانوا امواتاً فى اصلاب آبائهم ثم اخرجهم فاحياهم ثم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمیتھم ثم یحییھم بعد الموت) کہ وہ اپنے آباء کی صلب میں مردہ تھے پھر انہیں نکالا اور زندہ کیا پھر انہیں موت دے دے گا اور اس موت کے بعد دوبارہ زندگی دے دے گا۔

اس اضافے کو فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن المنذر اور طبرانی نے بھی روایت کیا ہے جیسے سیوطی نے کہا۔ اس کے بعد ابنِ کثیر نے کہا اور اسی طرح ابن عباس، ضحاک، قتادہ اور ابو مالک کا بھی یہی قول اور مسلک ہے اور یہی حق وصواب ہے اور یہاں قیامت سے پہلے ان کی ارواح کی موت ہرگز مراد نہیں لے جاسکتی کیونکہ اس صورت میں تین موتیں ثابت ہوتی ہیں۔ جبکہ ان دونوں آیات میں دو دفعہ کی موت کا ذکر ہے نیز یہ کہ روح کی موت اس کی جسم سے علیحدگی اور جسم سے خروج ہے اور کلی طور پر ارواح نہ تو ختم ہوتی ہیں نہ فنا ہوتی ہیں۔ بلکہ یہ عذاب یا نعمت دونوں حالتوں میں باقی ہوتی ہیں۔ قرآنِ کریم میں مومنین کے بارے میں ارشاد ہے۔ (لا یذوقون فیھا الموت الا الموتۃ الاولی)

مستفاد از العقیدۃ الطحاویہ ط ۴۴۶، الآیات البینات للعلامۃ آلوسی ص ۵

اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے ہم نے قرآن و حدیث سے دلائل جمع کر دیئے اور محض ذہنی پراگندگی کے پیدا کردہ کسی من گھڑت تعارض کی وجہ سے ہم نے قرآن و سنت کو متصادم نہیں کیا۔ اللہ کی رحمتیں ہوں اس پر جس نے یہ قلندرانہ سخن گستری کی تھی کہ شریعت وہ افکار و احکام پیش نہیں کرتی جو عقل کے نزدیک محال ہوں ہاں کبھی ایسے احکام ضرور آتے ہیں جو عقل کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

ڈاکٹر عثمانی صاحب کی علمی خیانتوں اور علم اسمائے رجال (راویانِ حدیث کے حالات کا علم) سے ڈاکٹر صاحب کی جہالت کا بیان:

گزشتہ صفحات میں ہم نے حدیث براء بن عازب کے دو راویوں (منہال بن عمرو اور زاذان) کے متعلق ڈاکٹر صاحب کے کلام کا جائزہ لیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان دو راویوں کی وجہ سے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ہم یہاں پر ڈاکٹر صاحب کا کلام پیش کرتے ہیں پھر اس پر تبصرہ کریں گے۔

ڈاکٹر صاحب "ھٰذہ المقابر والقبات" (عربی ایڈیشن) "یہ قبریں یہ آستانے" کے صفحہ ۳ پر رقمطراز ہیں: صفحہ ۴۸ کا عکس، نمبر ا

قال عبد اللہ بن احمد سمعت ابی یقول ترک شعبۃ المنہال بن عمرو وعلی عمد قال ابن ابی حاتم لانہ سمع من دارہ قراءۃ بالتطریب وقال عبد اللہ بن احمد سمعت ابی یقول ابو بشر احب الی من المنہال

یہی وہ ڈلیش ہے جس میں حقائق کو چھپایا گیا ہے۔

وقال ام شدید ابو بشر اوثق الا من المنہال اسی ــ کان ابن معین یضع من شان المنہال بن عمرو

یہاں وہ اسناد ہے جس کو ڈاکٹر صاحب نے حذف کر دیا۔

وقال جوزجانی سیئ المذہب وقد جری حدیثہ وقد المغیرۃ صاحب ابراہیم علی یزید بن ابی زیاد

فقال الا تعجب من ھذا الاعمش الاحمق انی نھیتہ ان یروی عن المنہال بن عمرو وعن عبایۃ

یہ دوسرا ڈلیش ہے

ففارقنی علی ان لا یفعل، ثم ھو یروی عنھما۔ انشدک باللہ تعالیٰ ھل کانت تجوز شھادۃ المنہال

یہاں ابن حجر کی حکایت پر رد و تنقید ہے جس کو ڈاکٹر صاحب نے حذف کر دیا ہے

علی درھمین قال اللہم لا ــ قال الحاکم المنہال بن عمرو غمزہ یحیی القطان وقال ابو الحسن بن القطان کان ابو محمد بن حزم یضعف المنہال ورد من روایتہ حدیث البراء (ھذا)

تھذیب التھذیب المجلد العاشر ص۳۱۹ ومیزان الاعتدال ص۲۰۴

08199

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ڈاکٹر صاحب کے کلام پر جو اعتراضات ہیں ان کا اجمالی خاکہ ہم یہاں درج کر رہے ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر صاحب نے "المیزان" اور "التہذیب" سے مذکورہ راویوں پر کی جانے والی جرح ہی کو نقل کیا ہے اور تعدیل کا مطلقاً ذکر نہیں کیا۔ اس طرح انھوں نے قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ مذکورہ راویوں پر کی جانے والی جرح نہایت معتبر ہے لہٰذا وہ مجروح اور ساقط الاعتبار ہیں اور یہ کہ معتبر ائمہ میں سے کسی نے بھی ان کی تعدیل نہیں کی ہے۔ یا کم ازکم یہ کہ مذکورہ راویوں کے متعلق کی جانے والی بحث میں جرح و تعدیل سے زیادہ معتبر ثابت ہوتی ہے حالانکہ یہ بات حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔ انہی کتابوں میں ائمہ کے اقوال دیکھے جائیں تو ان راویوں کی تعدیل و توثیق پر ائمہ اسلام کی ایک کثیر جماعت متفق نظر آتی ہے۔ ملاحظہ ہو المیزان ص ۱۹۲ جلد ۴ "تہذیب التہذیب" ص ۳۱۹ تا ۳۲۰ جلد ۱۰۔

۲۔ ڈاکٹر صاحب نے حوالہ جات کے ذیل میں لکھا ہے کہ "ابن معین" منہال بن عمرو کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے تھے لیکن تہذیب ص ۳۲۰ جلد ۱۰ میں" ابن معینؒ سے دو رائیں منقول ہیں ایک ان کی توثیق میں اور دوسری جو ڈاکٹر صاحب نے نقل کی ہے۔ اب چاہیئے تو یہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب ابن معینؒ کی ہر دو آراء کو نقل کرتے اور جس رائے کو مرجوح اور غیر معتبر سمجھتے۔ اس کا علمی انداز میں جواب دے دیتے۔ یہ کہاں کی حق پرستی اور کس دیس کا انصاف ہے کہ اپنی مرضی کا قول نقل کر کے دوسرا قول ہضم کر لیا جائے اور قاری کو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاثر دیا جائے کہ قائل کی صرف یہی ایک رائے ہے۔

۳۔ ڈاکٹر صاحب کی کتاب کا مطالعہ کرنے والے حضرات نے دیکھا ہو گا کہ منہال کی تضعیف کے بیان کے موقع پر وہ اپنے جملے عکس نمبر ا سطر ۳ پر رک جاتے ہیں۔ اور اس کے آگے ڈیش "ـــــــ" کی علامت ڈال کر اس کے بعد ابن معین کا قول شروع کر دیتے ہیں کہ وہ منہال کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے تھے۔ آپ اس ڈیش (ـــــــ) کا براہ راست تہذیب (ص ۳۲۰ جلد ۱۰) میں مفہوم تلاش کریں گے تو انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اوّل و آخر کے دو اقوال پر تضعیف کی عمارت کھڑی کی ہے اور درمیان میں ڈیش (ـــــــ) کا نشان لگا کر جس مقام سے جی چرا گئے ہیں وہ مقام مذکورہ راوی کی ثقاہت و عدالت کی گواہی دے رہا ہے اور اس طرح ڈاکٹر صاحب کی تصوراتی عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔ اس ایک ڈیش "ـــــــ" میں ڈاکٹر صاحب مندرجہ ذیل اہم چیزیں لپیٹ گئے ہیں۔

ا۔ ابن معین اور نسائی کی طرف سے منہال کی توثیق۔

ب۔ شعبہ کے منہال کو چھوڑنے کا ذکر اور اس پر وہب بن جریر کا یہ اعتراض کہ "فہلا سألتہ عسیٰ کان لا یعلم؟

ج۔ علامہ عجلی کی طرف سے منہال کی توثیق کو فی ثقۃ"

د۔ امام دارقطنی کا ان کے بارے میں یہ قول کہ "صدوق"

ڈاکٹر صاحب ان چار شواہد کو ڈیش "ـــــــ" کے نیچے کیوں دبا گئے۔ اس کا جواب قاری پر چھوڑتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ آپ چوتھی سطر سے لے کر ساتویں سطر تک عکسِ خط کا مطالعہ کریں گے تو پھر وہی ڈیش کا نشان "ـــــ" آپ کو ملے گا ہم نے جب یہ دیکھا تو خیال آیا کہ حسبِ سابق یہاں بھی طوفان لپیٹے ہوں گے چنانچہ ہم نے تہذیب التہذیب کھولی اور ص ۳۲۰ جلد ۱۰ پر متعلقہ مقام کو دیکھا تو ڈیش "ـــــ" کی غرض سمجھ میں آگئی یہاں بھی ڈاکٹر صاحب کے مفادات پر زد پڑتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے یہاں پر ڈیش کے ذریعہ جو چیزیں چھپانے کی کوشش کی ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ جس واقعہ ڈاکٹر صاحب نے نقل کیا ہے۔ اس کی سند کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور یہ اس لئے کیا کہ اس کی سند پر جرح کی گئی ہے۔

جس واقعہ کو ڈاکٹر صاحب نے نقل کیا ہے متعلقہ مقام پر اس کی تردید مذکور ہے اور حافظ ابن حجر کا اس واقعہ کے متعلق یہ قول بھی مذکور ہے۔ قلت محمد بن عمر الحنفی راوی الحکایۃ فیہ نظر (اس واقعہ کا راوی محمد بن عمر الحنفی محلِ نظر ہے)

۔ چونکہ ان تردیدوں سے ڈاکٹر صاحب کے مقاصد کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی تھی۔ اس لئے ان کو بھی ڈاکٹر صاحب نے ڈیش "ـــــ" کی نذر کر دیا۔ اور اپنے مطلب کے اقوال نقل کرنے پر اکتفاء کی۔

۵۔ ڈاکٹر موصوف (۷۔۸) سطریں رقمطراز ہیں (دیکھئے عکس نمبر I)

(قال الحاکم المنہال بن عمرو غمزہ یحییٰ القطان وقال ابوالحسن بن القطان کان ابومحمد بن حزم یضعف المنہال ورد من روایتہ حدیث البراء ھذا)

ترجمہ: (امام حاکم فرماتے ہیں کہ منہال بن عمرو یحییٰ القطان نے جرح کی ہے اور ابوالحسن ابن القطان فرماتے ہیں کہ ابو محمد ابن حزم، منہال کو ضعیف قرار دیتے تھے۔ اور حضرت براء (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی حدیث منہال کے واسطے سے آتی ہے اس کو امام ابن حزم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رد کیا ہے) لیکن ہمیں تہذیب التہذیب کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جو ڈاکٹر صاحب عبارت لائے ہیں وہ نامکمل ہے۔ اسی لئے تہذیب التہذیب کی تمام عبارت آپ کے گوش گذار کی جاتی ہے ترجمہ: امام حاکم فرماتے ہیں کہ منہال بن عمرو پر یحیٰی القطان نے جرح کی ہے اور ابو الحسن ابن القطان فرماتے ہیں کہ ابو محمد ابن حزم، منہال کو ضعیف قرار دیتے تھے۔ اور حضرت براءؓ کی حدیث جو منہال کے واسطے سے آتی ہے اس کو امام ابن حزم نے رد کیا ہے۔ (یہاں تک ڈاکٹر موصوف نے نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے تاکہ اس کو قاری محترم سمجھ سکے) اور ابن ابی حازم[1] نے جو حکایت بیان کی ہے اس میں منہال پر کوئی جرح نہیں آتا۔ تو اس کی مذکورہ حکایت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک یہ حد تحریم کو نہ پہنچے یہ کوئی جرح والی بات نہیں ہے۔ لہٰذا یہ قول اور یہ جرح ان کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ یہ صریحاً زیادتی ہے۔ اور آپ کو ابن معین، امام عجلی، اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ جرح و تعدیل نے بھی ثقہ قرار دیا ہے:

ملاحظہ ہو (تہذیب التہذیب جلد اوّل صفحہ ۳۲) ۔

مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب جس راہ پر گامزن ہیں اس کا علم و دانش اور تحقیق و حق جوئی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہاں یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ڈاکٹر صاحب نے طوالت کے خوف اور اختصار کی غرض سے یہ اقوال اور عبارتیں چھوڑی ہیں۔ کیونکہ اس کتاب میں جہاں ڈاکٹر صاحب کو اپنا مطلب پورا ہوتا نظر آیا ہے وہاں انھوں نے پورا قول نقل کیا ہے اور عکس بھی دیا ہے۔ صرف انہی مقامات پر جہاں تعدیل کا ذکر ہے، اختصار کا شوق دامن گیر ہو گیا ہے۔ یہ علمی بد دیانتی اور دین سے جاہلانہ مذاق

---

[1] تہذیب التہذیب میں ابن ابی حازم ہی آیا ہے شاید صحیح ابن حزم ہے۔ (واللہ اعلم)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تو اور کیا ہے۔

منہال بن عمرو کے بارے میں خلاصۂ کلام

۱۔ ائمہ جرح و تعدیل میں منہال کی تعدیل و توثیق کرنے والے:

(۱) ابن معین (۲) نسائی (۳) عجلی (۴) ابن القیم وغیرہ۔

۲۔ شعبہ نے انہیں "تطریب بالقرأۃ" کی وجہ سے ترک کیا ہے اور گذشتہ سطور میں ہم نے شعبہ پر ابن جریر کا اعتراض نقل کیا ہے کہ فھلا سألتہ عسیٰ کان لا یعلم (آپ نے اس سے پوچھ لیا ہوتا۔ ممکن ہے وہ نہ جانتا ہو۔

حافظ ابن جریر کا اعتراض درست ہے کیونکہ یہ بات موجب جرح نہیں ہے۔

۳ ابن ابی خیثمہ کی جس روایت کی سند ڈاکٹر صاحب نے حذف کی ہے۔ اس کے بارے میں ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ روایت صحیح نہیں کیونکہ اس کا راوی محمد بن عمر الحنفی غیر معروف ہے۔ (الہدی الساری ص ۴۴۶) اور اگر اسے صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو مغیرہ کو وہی بات ناپسند ہوتی جو شعبہ کو ناپسند ہوتی تھی۔ (یعنی تطریب بالقرأۃ) اور اس سے کسی ثقہ کو ضعیف نہیں قرار دیا جاسکتا۔

ابن معین کا ان کے بارے میں خفیف رائے رکھنا ممکن ہے کہ دوسروں کی بہ نسبت ہو اور اس کی نشاندہی اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو حاتم نے ابن معین سے منہال کی توثیق نقل کی ہے (الجرح والتعدیل ص ۳۵۷ جلد ۸)

۴۔ جوزجانی کی جرح کے متعلق حافظ ابن حجر الہدی الساری میں فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لقد قلنا غیر مرة ان جرحہ لا یقبل فی اهل الکوفة لشدة انحرافه ونصبه) ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ جوزجانی کی جرح اہل کوفہ کے بارے میں قابلِ قبول نہیں ہے۔ کیونکہ وہ انتہائی منحرف اور ناجی ہے۔

۵۔ حاکم کی یحییٰ القطان سے نقل کردہ حکایت مجمل اور غیر مفسّر ہے۔

۶۔ ابن حزم کی تضعیف ناقابلِ قبول ہے اور اس پر ابوالحسن بن القطان کا جواب گزر چکا ہے۔ نیز ابن القیم فرماتے ہیں کہ ابنِ حزم کی جرح غیر صحیح ہے۔ اور یہ کہ "وھو ثقة صدوق"۔

یہاں ہم قارئین کو یہ بتلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ابن حزمؒ اپنی وسعتِ علم اور جلالتِ شان کے باوصف احادیث کی تصحیح وتضعیف اور راویانِ حدیث کے احوال کے معاملے میں بہت متوہم مزاج ہیں۔ اس پر صرف ایک دلیل کافی ہوگی کہ وہ کتاب الفرائض میں صاحب السنن امام ترمذیؒ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ مجہول ہیں ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ص۳۸۸ جلد ۹ ترجمہ الامام محمد بن عیسیٰ الترمذی) اسی ایک مثال سے ان کے متوہم مزاج ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ منہال بن عمر ثقہ ہے اور اس پر کی گئی جرح ناقابل قبول ہے۔ اس پر علمی بحث ہم کر چکے ہیں اور مزید برآں اس کے ثقہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ بخاری کے راویوں میں سے ہے۔

دوسرا راوی "زاذان"

پہلے ہم ڈاکٹر صاحب کی کتاب "یہ قبریں یہ آستانے" کا عکس ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۱۸ کا عکس نمبر ۲

اسیطرح ملائکہ سیاحون والی روایت بھی موضوع (گھڑی ہوئی) ہے

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِى الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِىْ مِنْ اُمَّتِى السَّلَامَ (نسائی، مشکوٰۃ صفحہ ۸۶)

اس روایت میں زاذان راوی ہے۔ ابن حجر تہذیب التہذیب میں اس کے متعلق کہتے ہیں کَانَ يُخْطِئُ كَثِيْرًا۔ وہ بہت زیادہ خطا کرتا تھا شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن کہیل سے زاذان کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ابوالبختری میری نگاہ میں اس سے زیادہ اچھا ہے'

زاذان کے متعلق ابن حجر عسقلانی تقریب التہذیب میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ فیه شیعة (اس میں شیعیت ہے) اور یہ معلوم و مشہور بات ہے کہ شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اعمال ان کے اماموں پر پیش ہوتے رہتے ہیں اور ان کا دوسرا باطل عقیدہ یہ ہے کہ مُردہ جب قبر میں رکھدیا جاتا ہے تو حقوۃ (کمر) تک اس میں جان واپس آجاتی ہے۔ اپنے پہلے باطل عقیدہ کا اظہار زاذان نے اس روایت میں کیا ہے۔ اور دوسرے باطل عقیدہ کا اظہار روح کے بدن میں واپس لوٹائے جانے کی غلط روایت میں جو صفحہ ۲۱ پر آرہی ہے اصول حدیث کا فیصلہ ہے کہ ایسا راوی جو حدیث میں اپنے فاسد عقیدہ

صفحہ ۲۱ کا عکس نمبر ۳

رُوح کے بدن میں واپس لوٹائے جانے کی غلط روایات

(۱) براء بن عازبؓ سے منسوب روایت کہ ہر مرنیوالے کی سوال وجواب سے پہلے اس کے جسد میں لوٹادی جاتی ہے۔

(وتُعاد رُوحهُ فى جسده .....) رواہ احمد۔ مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۲۔ یہ روایت بھی ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے۔

سند یوں ہے، عن احمد بن حنبل عن ابی معاویہ عن الاعمش عن منہال بن عمرو عن زاذان عن براء بن عازبؓ

اس روایت میں بھی شیعہ زاذان ہے جسکو سلمہ بن کہیل ابوالبختری الکذاب سے بھی کمتر سمجھتے ہیں اور دوسرا اُس کا شاگرد منہال بن عمرو ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد احمد بن حنبل کہتے تھے کہ ابوالبشر مجھ کو منہال سے زیادہ بھلا لگتا ہے اور اس ابوالبشر جعفر بن ایاس کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابن معین منہال کی شان گراتے تھے حاکم نے کہا کہ یحییٰ بن القطان اس کو ضعیف گردانتے تھے اور ابو محمد بن حزم بھی اُس کو ضعیف کہتے تھے اور اُس کی اِس براء بن عازبؓ والی روایت کو رد کرتے تھے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۹ و ۳۲۰ و میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۰۰)

معلوم ہوا کہ مرنے والے کے دنیاوی جسم میں روح کا واپس لوٹایا جانا غلط ہے۔ دراصل مرنے والے کے اس دنیا اور اس کے متعلقات سے سارے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں یہی بات قرآن فرماتا ہے وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔ (المؤمنون آیة) اب عذاب و راحت کے جو بھی احوال مرنے والے پر گذرتے ہیں وہ عالم برزخ میں گذرتے ہیں اس دنیا میں نہیں۔

(۲) ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری رُوح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ڈاکٹر صاحب کے کلام پر مندرجہ ذیل اعتراض ہیں :

۱۔ انھوں نے یہاں بھی صرف جرح پر اکتفا کیا ہے ، جیسے منہال بن عمرو کے ساتھ کیا تھا ۔ آگے چل کر ہم انشاء اللہ علماء جرح و تعدیل کی طرف سے زاذان کی عدالت و ثقاہت کے ریمارکس نقل کریں گے ۔

۲۔ ڈاکٹر صاحب عکس نمبر ۲ کی سطر نمبر ۳ پر لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب" میں زاذان کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا ۔ حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ یہ کلام حافظ ابن حجر کا نہیں بلکہ ابن حبان کا ہے ۔ جسے حافظ ابن حجر نے اس کی کتاب "الثقات" سے نقل کیا ہے ۔

۳۔ ڈاکٹر صاحب فوٹو نمبر ۲ کی سطر نمبر ۶ پر رقمطراز ہیں کہ ابن حجر نے "تقریب" میں زاذان کے بارے میں کہا ہے فیہ شیعیۃ حالانکہ پوری عبارت اس طرح ہے صدوق یرسل فیہ شیعیۃ ۔

۴۔ ڈاکٹر صاحب عکس نمبر ۳ کی سطر ۵ پر لکھتے ہیں (اس روایت میں بھی شیعہ زاذان ہے ۔ جس کو سلمۃ بن کہیل ابوالبختری کذاب سے بھی کمتر سمجھتے ہیں ۔) حالانکہ یہ بیان بھی حقیقت سے انحراف پر مبنی ہے ۔ سلمۃ بن کہیل جن ابوالبختری نامی راوی کو زاذان پر ترجیح دیتے ہیں ۔ وہ سعید بن فیروز ہیں جو ثقہ اور ثبت راوی ہیں اور کتب ستہ میں ان کی روایات نقل کی گئی ہیں ابوالبختری کی کنیت رکھنے والے تین راوی ہیں جو المیزان ص ۴۹۴ جلد ۴ کی تفصیل کے مطابق مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ ابوالبختری شیخ کان بصیداملا یکاد یُعرفُ ، کذبہ دحیم ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ابوالبختری القاضی، وھب بن وھب وقد ذکر رآی فی لا سملہ،

۳۔ ابوالبختری الطائی نام سعید بن فیروز۔

ان کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں (قال ابن سعد قال ابن ادریس عن شعبہ سألت الحکم عن زاذان فقال اکثر وسألت سلمۃ بن کھیل فقال ابوالبختری کثیر الحدیث ویرسل حدیثہ) اس وقت ہمارے سامنے میزان کی عبارت میں تین راویوں کے تراجم (حالات) ہیں۔ اور سب کی کنیت ابوالبختری ہے۔ اب ہمیں یہ تحقیق کرنی ہے کہ کون سے ابوالبختری کو کھیل زاذان پر ترجیح دے رہے ہیں ہم نے پہلے ابوالبختری (ربیع) کا ترجمہ اور تعارف دیکھا تو کوئی بات ایسی نہ ملی جس کا سلمۃ بن کھیل سے کوئی تعلق ہو۔ دوسرے ابوالبختری (وہب بن وہب) کے حالات چھان مارے اس میں بھی سلمہ بن کھیل کے ریمارکس کا نام ونشان نہ ملا (یہی وہ کذاب راوی ہے جس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے میزان میں سے بعض ائمہ کی جرح نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ سلمہ بن کھیل اس کو زاذان پر ترجیح دیتے تھے۔)

جب ہم تیسرے ابوالبختری (سعید بن فیروز) تک پہنچے تو دیکھا کہ سلمہ بن کھیل نے مذکورہ گفتگو انہی کے متعلق کی ہے ...... اس کی مزید تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ سلمہ بن کھیل نے ان سے روایت بھی کی ہے جیسے ان کے ترجمہ (حالات) کے بیان میں التہذیب ص۷۲ جلد۴ میں منقول ہے اس سے یہ بات واضح اور پختہ ہو جاتی ہے کہ سلمہ بن کھیل جس ابوالبختری کا ذکر کر رہے ہیں وہ آخری ابوالبختری ہیں جن کا نام سعید بن فیروز ہے، ثقہ راوی ہیں، ان میں کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ تشیع پایا جاتا ہے اور کثیر الارسال ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے ذکر کیا ہے کہ وہ کتب ستہ کے راویوں میں سے ہیں۔)

ہم ڈاکٹر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ان تین اشخاص میں سے صرف دوسرے ابو البختری (وہب بن وہب) ہی کو کیوں نامزد کیا ان کی بجائے کسی دوسرے کے مقصود ہونے سے کہیں ان کی خواہش نفسانی کو ٹھیس تو نہیں لگ رہی تھی، کیا متلاشیانِ حق کے یہی اطوار ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت کی راہ قبول کرنے کا حوصلہ اور توفیق نصیب فرمائے۔

زادان کی تعدیل کا بیان

جسے ڈاکٹر صاحب نے نقل نہیں کیا

سلمہ بن کہیل کا قول کہ "ابو البختری مجھے زاذان کی بہ نسبت زیادہ پسند ہے" یہ جرح نہیں ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ ابو البختری کی زاذان پر ترجیح اور فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ (اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ جو ابو البختری یہاں مراد ہیں وہ ثقہ اور مضبوط راوی ہیں) یہ ترجیح کم از کم زاذان کے حق میں جرح نہیں ہے۔

۱- ابن معین کہتے ہیں (ثقہ لا یُسئل عنہ) تہذیب ص۳۰۳ جلد ۳

۲- ابن عدی کہتے ہیں (احادیثہ لا بأس بھا اذا روی عنہ ثقہ) ” ”

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ابن سعد فرماتے ہیں (ثقہ کثیر الحدیث) تہذیب ص۳۰۳ جلد ۳

۴۔ خطیب فرماتے ہیں (کان ثقۃً) " "

۵۔ عجلی رقمطراز ہیں (کوفی تابعی ثقۃٌ) " "

ایک شبہ کا ازالہ

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ اعادہ روح کا عقیدہ شیعہ فرقہ کا عقیدہ ہے۔ اس لئے زاذان سے نقل کردہ روایت کی بنا پر قبول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ زاذان شیعہ ہے۔ پھر زاذان کے بدعتی ہونے پر انھوں نے چند روایات اکٹھی کیں۔

جواب اس روایت کے نقل کرنے میں زاذان متفرد نہیں ہے جیسا کہ تخریج حدیث کے ذیل میں ہم نقل کر آئے ہیں نیز ہم گزشتہ صفحات میں یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ اعادہ روح کا عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے اور کوئی دوسرے مسلک کا آدمی ان سے اس عقیدہ میں متفق ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ اعتقاد ہی سرے سے غلط ہے۔

اس مسئلے پر علماء نے طویل بحث کی ہے کہ مبتدع ثقہ راوی سے روایت لی جائے گی یا رد کر دی جائے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر اسکی بدعت موجب تکفیر نہ ہو تو اصل اعتبار اس کی صداقت اور امانت کا ہوگا اور اخلاق اور دین داری کا اعتبار کیا جائے گا۔ امام بخاری اور امام مسلم نے بہت سے مبتدع راویوں سے روایت لی ہے اور ائمہ حدیث نے مبتدعین کی ایک بڑی جماعت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثقہ قرار دیا ہے ان کی روایات سے استدلال و استشہاد کیا ہے اور ان کی روایات کو صحاح، سنن، معاجم، مسانید اور اجزاء میں نقل کیا ہے۔ طالبان علم جانتے ہیں کہ ان روایات میں بعض ایسی بھی ہیں جو بظاہر ان کی بدعات کے مطابق ہیں۔ اس کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں۔

مسلم شریف میں اعمش سے روایت منقول ہے۔ (اعمش عن عدی بن ثابت عن زر قال علیّ والذی خلق الحبّة وبرأ النسمة انهٗ لعهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا انه لا یحبّنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق) اس روایت کے راوی عدیؔ بن ثابت کے بارے میں ابن معین کہتے ہیں کہ شیعیؔ مفرط اور ابو حاتم کہتے ہیں صدوق کان امام مسجد الشیعة وقاصهم ملاحظہ ہو ترجمہ عدی بن ثابت تہذیب ص۱۶۵ جلد ۷۔

علامہ ذہبی میزان ص۵ جلد ۱ میں ابان بن تغلب کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ (شیعیؔ جلدٌ لکنّهٗ صدوق فلنا صدقهٗ وعلیه بدعتهٗ) اس کی تفصیل اصول حدیث کی کتابوں میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے ہمارا مقصد صرف اشارہ کرنا تھا۔ متلاشیانِ حق اور طالبانِ علم اس کی تحقیق کریں گے تو کئی مزید پہلو اجاگر ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

اہل سنت والجماعت نکیرین کے سوال وجواب کے وقت جسدِ میت میں دوبارہ روح ڈالنے کے عقیدہ پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور یہ کہ اس اعادہ روح سے اسکو جو برزخی حیات ملتی ہے (جو اس دنیا سے یکسر مختلف اور ہمارے ادراک سے بالا ہے۔) اس پر ان کا ایمان ہے اور یہ عقیدہ قرآن سے کسی بھی صورت متعارض یا متصادم نہیں ہے۔

ہم ڈاکٹر صاحب اور ان کے اتباع سے ہمدردانہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ پر نظر ثانی کر کے حق کو مان لیں اور کتاب وسنت اور اجماعِ امت سے ثابت شدہ مسائل میں اختلاف کر کے اپنی آخرت اور وحدتِ ملت کیلئے نقصان کا سامان نہ کریں۔ ہم سب کی اصل کامیابی اور عنداللہ تعالیٰ کی اطاعت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور امت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استحاد میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائیں جو اس کی رضا کے متلاشی اور جویا ہیں۔ ہمیں عقیدہ توحید و اتباعِ سنت پر زندہ رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہٖ محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ وسلم اجمعین۔

1541

08199

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مفت

حاصل کرنیکا پتہ

۱- عاصم عبداللہ القریوتی
جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن۔ لاہور

۲- مجلسِ تحقیق اسلامی
۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن لاہور